ڈاکٹر محمد اشرف کمال
صدر شعبہ اردو
گورنمنٹ پوسٹ گریجوایٹ کالج بھکر

اردو کی لسانیاتی تشکیل میں جان گلکرسٹ کا کردار

Language, grammar, semantics and translation are closely associated with each other. Orientalists' achievements in Urdu language and linguistics are commendable. While living in Sub-continent John Gilchrist was inspired by oriental languages. He played a critical role in the cultural, sociological and linguistics formation of the Sub-continent. His first dictionary "A Dictionary, English and Hindustani" was published in 1795. The motivating factor for Gilchrist's contribution to Urdu linguistics was his love for Urdu.

زبان ، قواعدو لغت اور ترجمہ نگاری کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔زبانوں کو پھلنے پھولنے اور سیکھنے سکھانے میں قواعد زبان اور لغت کی اہمیت سے کسی صورت انکار نہیں کیا جاسکتا۔جیسے جیسے زبان ترقی کرتی جاتی ہے اس کے بولنے اور لکھنے والوں کا دائرہ بڑھتا ہے ،تو قواعد زبان کی اہمیت بھی بڑھتی چلی جاتی ہے۔دوسری زبانیں بولنے والوں کے لیے قواعد سیکھنا ضروری ہوتا ہے اس کے بغیر وہ زبان نہیں سیکھ سکتے۔اسی طرح ذخیرۂ الفاظ میں اضافے کے ساتھ ساتھ لغت کی اہمیت بڑھتی چلی جاتی ہے۔زبان کی ترقی کے دوش بدوش علم زبان بھی ترقی کرتا ہے۔

اردو میں زبان اور لسانیات کے باب میں جو قابل قدر کارہائے نمایاں مستشرقین نے سرانجام دیے ہیں ان کے ذکر کے بغیر اردو زبان کی تاریخ اور کہانی مکمل نہیں ہوسکتی ہے۔انگریز مستشرقین نے اردو زبان وادب کے حوالے سے صرف ونحو ،فرہنگ کی تالیفات اور اردو ادبیات کے تراجم کے ضمن میں گرانقدر خدمات انجام دیں۔

برصغیر میں مستشرقین کی علمی خدمات کا آغاز ۱۴۹۸ء سے ہوتا ہے۔اردو زبان وادب کے بارے میں مستشرقین کی دلچسپیاں کئی سماجی، مذہبی اور سیاسی محرکات کی مرہون منت تھیں۔اسے محض ادب دوستی اور علم پروری کا نتیجہ سمجھنا درست نہ ہوگا۔(۱) مستشرقین شرق شناسی اور برصغیر کی مقامی بولیوں اور ان کے لسانی مطالعے کی آڑ میں جو بھی مقاصد اور اہداف پورا کرنا چاہتے ہوں ان سے قطع نظراردو زبان میں لسانی حوالے سے اضافہ عمل میں آیا۔اور ان مستشرقین کی خدمات نے اردو زبان کو صرف ونحو اور قواعد کے میدان میں بہت آگے پہنچادیا۔اردو کے لیے مستشرقین کا یہ اقدام ایک نعمت سے کم نہیں تھا۔

اردو زبان اور اس کے لسانیاتی پہلوؤں سے اولین دلچسپی اہل یورپ کو پیدا ہوئی جن میں ڈچ، پرتگالی، فرانسیسی، جرمن، اطالوی اور انگریز علما شامل تھے۔جنھوں نے نہایت شوق وانہماک کے ساتھ اردو کی قواعد یں مرتب کیں۔لغات ترتیب دیے اور اصول زبان سے متعلق کتابچے لکھے۔اس ضمن میں جوشوا کیٹلر،شلز، ہیڈلے، ولیم ٹیٹ، گل کرسٹ، جان شیکسپیئر، گارساں دتاسی، جان ڈوسن، جان ٹی پلیٹس، ڈنکن فاربس، رچرڈسن اور ایس ڈبلیو فیلن وغیرہ کی خدمات نہایت قابل قدر ہیں۔(۲)

اردو زبان اس سلسلے میں اہل یورپ کی احسان مند ہے کہ اس کے اولین لغات مرتب کرنے کا سہرا ان کے سر ہے ورنہ اہل ہندوستان جو بزعم خود اہل زبان کہلاتے تھے اس مطالبے پر حیرت سے منہ تکتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ کبھی کسی نے قواعد ولغات کی مدد سے

بھلا اپنی زبان سیکھی ہے۔(۳)اردو کی پہلی لغت پر بات کرتے ہوئے مقالہ نگار لکھتے ہیں:

"جارج ہیڈلے(George Hadley) نے اردو صرف ونحو پر ایک کتاب ۱۸۷۳ء میں تالیف کی۔ جس میں ہندوستانی لغت بھی شامل ہے۔ یہ انگریزی لغت نویسی کا پہلا خاکہ ہے۔یہ کتاب کافی مقبول ہوئی۔اس کے بعد جے فرگوسن(J.Fergusson) نے ایک لغت ترتیب دی جس میں صرف ونحو کے لیے بھی ایک حصہ مختص کیا۔" (۴)

مستشرقین کی ان خدمات کا نتیجہ یہ تھا کہ اردو زبان میں لغت اور قواعد کا سرمایہ اتنا وافر ہوگیا کہ غیرملکیوں کے لیے اردو زبان سیکھنا آسان ہوگیا۔(۵)

ایٹس(YATES)،سینڈ فرآرنٹ، ولیم ٹیٹ،جان شیکسپئر، کیپٹن ایچ۔ بی۔ ہنٹ ، مونیر ولیمز ،الٹو ڈس پریچرڈ ،نیس متھ، جی۔ این ریکنگ،لیفٹنٹ کرنل ڈی سی فلوٹ، ڈاکٹر میکملین،ڈاکٹر اسمتھ،ڈاکٹر میکنزی، ڈاکٹر پیرسن، ڈاکٹر پیٹر برٹن، ڈاکٹر ولیم لائنز، ڈاکٹر ایف ہنچین سن،جیمز ایڈورڈالیگزنڈر،ٹی۔وی۔کیمل، پلیفر، چارلس فنک، ہنری فنک پارکنس، مرے، ڈاکٹر جیمس ہنری بٹلر، ولیم میکفرسن ،ایکوٹی، ڈاکٹر ایڈورڈ بالفور، ولیم لاکر، جان پارکس لیڈلی، بلیو سندیمن، جان ولیم پیل، آرتھر رابرٹس شیرنگ میتھو ایٹور، جوزف جیکب، ایڈا نفس ایس جے، ٹی ڈبلیو تالبورٹ ،ڈاکٹر جانسٹن، گرین فیلڈ، فرگوسن، بروسٹر ، جے۔بی۔فلر،راکویل، کالن۔ایس۔ویلنٹائن اور ہالرائیڈ وغیرہ کے نام اردوتصانیف وخدمات کے حوالے سے اہمیت کے حامل ہیں۔(۶)

ہندوستانی زبان کے قواعد سے متعلق سب سے پہلی کتاب جان جوشوا کیٹلرJohn Joshua Ketelaer کی ہے۔یہ شخص ہالینڈ کا باشندہ تھا اور لوتھر کا پیرو تھا ،ہالینڈ کے سفیر کی صورت میں ۱۷۰۸ء سے ۱۷۱۲ء تک بہادر شاہ اول اور جہاں دار شاہ کے درباروں میں رہا۔اس نے ہندوستانی زبان کے قواعد ولغت بزبان لاطینی مرتب کیے تھے۔اس کی کتاب کی اشاعت اول ۱۷۴۳ میں ڈیوڈ مل(David Mill) ہاتھوں لیڈن سے ظہور میں آئی۔اس کا زمانہ تالیف مولوی عبدالحق کے مطابق ۱۷۱۵ء ہے۔(۷)

انگریزاردو مصنفین میں ، دیروزیو،کپتان ٹیلر، کپتان تھامس روبک ، جیمس کارکورن ، ڈاکٹرولیم ہنٹر،ڈاکٹر جان گل کرسٹ، لوئیس ڈکاسٹا، ایچ مارٹن، پادری فاندر، ایس سلاٹر، کپتان ایچ جی ہسنٹ، ڈبلیو سی۔ہولنگ،ایچ انڈوس ، ،ٹی۔ایف اسٹل ویل اور ڈی ڈی وغیرہ کی تصانیف اہمیت کی حامل ہیں۔

اردو زبان کے فروغ اور ترقی کے باب میں جو خدمات جان بارتھوک گل کرسٹ نے سرانجام دی ہیں وہ اردو زبان سے دلچسپی اور واقفیت رکھنے والوں کے لیے کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔اردو زبان کو رابطے کی وسیع تر زبان بنانے اور اس کے لسانی ڈھانچے کو مضبوط بنیاد فراہم کرنے میں گل کرسٹ کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔عتیق صدیقی لکھتے ہیں:

"مسلمانوں کے عہد تنزل میں اردو نے ایک انگریز کی وساطت سے دربار میں رسائی پائی وہ کون؟ڈاکٹر جان گلکرسٹ جس نے اس وقت کے قابل قابل لوگ بہم پہنچا نا اور مختلف کتابیں لکھوانی شروع کیں۔۔وہ خود انگریزی کے ایک جلیل القدر ادیب ہونے کے علاوہ فارسی واردو میں کامل دستگاہ رکھتے تھے۔(۸)

جان گل کرسٹ برصغیر میں رہ کر مشرقی زبانوں کی طرف متوجہ ہوا۔اس نے ثقافتی وسماجی اور لسانی حوالوں سے برصغیر کی تاریخ کی تشکیل کا فریضہ سرانجام دینے کی کوشش کی۔برصغیر میں علم وادب اور زبانوں کے فروغ کا ایک بڑا مقصد یہاں کے عوام کو انگریز حکومت کا طرفدار اور ان کا معاون بنانا تھا۔اور ایک ایسی معاشرت کی بنیاد رکھنا تھا جس کی تشکیل وپرداخت میں انگریزی تہذیب کا رنگ وروغن واضح نظر آئے۔

گل کرسٹ نے فتح گڑھ اور فیض آباد وغیرہ میں رہ کر اردو سیکھی اور فیض آباد میں ہی انھوں نے ہندوستانی معاشرت اختیار کی اور داڑھی رکھی اور یہیں انھوں نے قواعدولغتِ اردو کے متعلق لوگوں سے استفسار کیا تو انھیں پتہ چلا کہ اس وقت تک اردو میں اردو کے قواعد پر کوئی کتاب نہیں لکھی گئی تھی۔یہ واقعہ غالباً ۱۷۸۵ء کا ہے اس کے بعد گل کرسٹ کلکتہ گئے اور پھر غازی پور پہنچے تا کہ وہاں رہ کر وہ اپنی مجوزہ کتاب اردو قواعد مرتب کرسکیں اور کم بیش ۱۷۹۵ء تک وہیں رہے۔اسی زمانے میں ان کی پہلی کتاب Dictionary, English and Hindostani Aیعنی انگریزی ہندوستانی لغت شائع ہوئی۔۱۷۹۶ء میں انھوں نے A Grammar pf the Hindoostani Language. شائع کی جو ان کی مجوزہ کتاب ہندوستانی لسانیات کی پہلی جلد کا تیسرا حصہ تھی۔اس کا پہلا حصہ انگریزی ہندوستانی لغت تھی۔دوسرا حصہ بطور مقدمہ قواعد ولغت ۱۷۹۸ء میں شائع ہوا۔(۹)

ڈاکٹر گل کرسٹ سے پہلے ایک شخص فرگیوسن نے بھی اردو کی ایک لغت لکھی جو لندن سے ۱۷۷۳ء میں شائع ہوئی چونکہ وہ ناکافی تھی،جنرل ولیم کرک پیاٹرک نے ایک ڈکشنری لکھنے کے تین حصے لکھے جس میں سے ایک ہی حصہ شائع ہوسکا۔اس حصے میں انھوں نے وہ الفاظ لیے ہیں جو عربی وفارسی کے ہندی میں آگئے ہیں۔یہ ایک حصہ لندن میں ۱۷۸۵ میں شائع ہوا۔(۱۰)

اردو کے لسانی مسائل اور لغت کے معاملات میں گلکرسٹ نے اپنے پیش رووں کے طریق کار سے اختلاف کر کے لغت اور قواعد کو سائنٹفک انداز میں دیکھنے کی کوشش کی ہے۔اس زمانے میں یہ انداز نظر بالکل نئی چیز تھی۔(۱۱)

گل کرسٹ کی اردو زبان سے محبت نے اس سے اردو زبان کی لغت وقواعد کے حوالے سے کئی کتب تحریر کرائیں۔اس نے اپنی لسانی خدمات کی وجہ سے اردو زبان کے دامن کو وسعت اور فروغ کی نئی راہوں سے روشناس کرایا۔شانتی رنجن بھٹاچاریہ ڈاکٹر جان گل کرسٹ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"ڈاکٹرجان گل کرسٹ۔اڈنبرا (اسکاٹ لینڈ) ۱۷۵۹ء پیدائش۔۱۷۸۲ء بمبئی میں‌ایک طبی عہدیدار ایسٹ انڈیا کمپنی۔۱۸۰۰ء میں فورٹ ولیم کالج قائم ہونے کے بعدآپ شعبۂ ہندوستانی کے صدر ہوئے اور ۱۸۰۴ء میں خرابی صحت کی وجہ سے وطن واپس لوٹ آئے۔آپ کی تصانیف میں ہندوستانی انگریزی لغت، قواعدزبان اردو اور نیٹل فیبولسٹ ، اردو زبان کا مختصر مقدمہ ، ضمیمہ انگریزی ہندوستانی لغت ، ہندی کی آسان مشقیں،فارسی افعال کا جدید نظریہ ،اجنبیوں کے لیے رہنمائے اردو، عملی خاکے، نقلیات ہندی ، بیاض ہندی، ہندی عربی آئینہ، ان تمام تصانیف میں اردو رسالہ نہایت مقبول ہوا۔"(۱۲)

گلکرسٹ نے برصغیر میں آنے کے بعد زبانیں سیکھنی شروع کیں ،شمالی ہند کا سفر کیا ،کلکتے گئے ،غازی پور میں رہے۔۔(۱۳(

جان گل کرسٹ نے ۱۷۸۲ء میں ہندوستان آنے کے بعد ہندوستانی زبان کی تحصیل کا آغاز کردیا تھا۔۱۷۸۵ء میں اس نے ہندوستانی زبان کے قواعد ولغت کا مواد حاصل کرنے کے لیے ایک سال کی رخصت لی۔اور پھر اس میں اضافہ کرالیا۔لغت کی طباعت کے لیے کلکتہ کا سفر کیا۔۱۷۹۰ء میں لغت کی طباعت مکمل ہوئی۔۱۷۹۶ء میں اس نے ہندوستانی قواعد کی اشاعت کی۔اور ۱۹۹۸ء میں ضمیمہ اور مشرقی زبان دان شائع کرائی۔۱۷۹۹ء میں گلکرسٹ کے مدرسے کا قیام عمل میں آیا۔جو کہ ۱۸۰۰ میں ختم ہوا۔۱۸۰۰ء میں فورٹ ولیم کالج بننے کے بعد وہ بحیثیت صدر شعبہ ہندوستانی اس سے منسلک ہوگئے۔۱۸۰۲ء میں ہندوستانی پریس قائم کرایا۔۱۸۰۰ء سے ۱۸۰۴ء تک بارہ کتابوں کی تصنیف وتالیف اور اشاعت کا کام کیا۔(۱۴)ابواللیث صدیقی لکھتے ہیں:

"سنہ ۱۷۹۸ء میں ہی گل کرسٹ نے ولزلی کے ایماء پر جو اس وقت گورنر جنرل تھے اعلیٰ ملازمتوں میں داخل ہونے والے انگریزوں کو اردو سکھانے کے لیے ایک مدرسہSeminary Oriental کھولا۔اس مدرسے میں گل کرسٹ ہندوستانی اور فارسی زبانیں پڑھاتے تھے۔سنہ ۱۸۰۰ء میں فورٹ ولیم کالج قائم ہوا اور گل کرسٹ کو کالج کے ہندوستانی شعبے کا سربراہ مقرر کیا گیا۔فورٹ ولیم کالج میں گل کرسٹ نے اردو کے نامور مصنفیں اور شعرا کو جمع کرکے تالیف وتصنیف کا سلسلہ شروع کیا۔اس سے اردو زبان کی تاریخ میں ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔"(۱۵)

فورٹ ولیم کالج نے مشرقی زبانوں کے حوالے سے اہم خدمات سرانجام دیں۔یہ ایک ایسا ادارہ تھا جس نے برصغیر میں اردو نثر کو ایک نیا روپ اور استناد عطا کیا۔ہندوستانی شعبے میں نووارد انگریزوں کو اردو زبان سکھانے کے لیے اور انھیں برصغیر کی معاشرت اور تہذیب وثقافت سے روشناس کرانے کے لیے تدریس کے ساتھ ساتھ تصنیف وتالیف کا کام بھی شروع کیا گیاتاکہ تدریسی عمل کے لیے ضروری کتب فراہم کی جاسکیں۔رشید حسن خان لکھتے ہیں:

"فورٹ ولیم کالج کو یہ شرف حاصل ہے کہ وہ اردو میں باضابطہ تصنیف وتالیف کا پہلا ادارہ تھا،جہاں پہلی بار نئے لسانی ،ادبی اور نصابی تصورات کا نقش درست ہوا تھا۔یہ تصورات عملی صورت میں بڑے پیمانے پر کارفرما ہوئے تھے۔اور بہت جلد ان کے نتائج سامنے آنے لگے تھے۔(۱۶)

فورٹ ولیم کالج میں گلکرسٹ نے اردو نثر کے ترجے اور تالیف کا شعبہ قائم کیا تاکہ رعایا اور دوسرے طبقوں کے ساتھ ساتھ وہ خود بھی آسان اردو سیکھ سکے۔اس کے لیے اس نے قواعد، کہانیاں ،لغات، تاریخیں وغیرہ خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کے مواقع فراہم کیے اس نے تصنیف وتالیف کے سلسلے کو بڑھانے کے لیے اہل قلم کو جمع کیا۔ملک کے مختلف گوشوں سے اہل علم اس حلقے میں شامل ہوتے چلے گئے۔(۱۷) شہناز انجم کے بقول:

"گل کرسٹ نے زبان کی تعلیم کا سب سے بہتر طریقہ یہ سمجھا کہ عام بول چال کی زبان میں یہاں کی مشہور داستانیں، اخلاقی کہانیاں ،تاریخیں اور دوسرے موضوعات سے متعلق کتابیں مرتب کرائی جائیں اور ان کے ذریعہ صاحبانِ نوآموز کو زبان سکھائی جائے اور مزید تحصیل کی ترغیب دی جائے۔اس نے اس کام کے لیے ان منشیوں کو منتخب کیا جن کی عبارت وانشا بھروسے کے قابل ہو اور جو روز مرہ اردو میں اپنے مطالب ادا کرسکیں۔"(۱۸)

بلامبالغہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جو احسان ولی نے اردو نظم پر کیا تھا ،اس سے زیادہ نہیں تو اسی قدر جان گلگرائسٹ نے اردو نثر پر کیا ہے۔(۱۹)ڈاکٹر جان گلکرسٹ نے فورٹ ولیم کالج میں اردو زبان کے ارتقا اور فروغ میں اہم کردار ادا کیا۔شہناز انجم کے بقول:

"گل کرسٹ نے اپنے علمی تدبر اور سیاسی سمجھ بوجھ سے پوری طرح کام لیا اور ہندوستان کے کونے کونے سے نامور اور مشہور ادیبوں اور مصنفوں کو بلا کر اس کالج میں جمع کیا۔اور بے شمار کتابیں تصنیف وترجمہ کرائیں۔انھوں نے نیا ادب تخلیق کرانے کے بجائے موجود عربی وفارسی اور سنسکرت کے قصے کہانیوں کو اردو میں ترجمہ کرایا اور نووارِدِ ملازمین کی واقفیت کے لیے جغرافیہ تاریخ اور قانون کی کتابوں کو بھی اردو میں منتقل کرایا۔"(۲۰)

جان گلکرسٹ ایک بااثر آدمی تھا اس کے مشوروں کو مانا جاتا تھا۔فورٹ ولیم کالج میں اس نے جو کام کیے اس میں لارڈ ولزلی کی اسے مکمل حمایت حاصل تھی اور لارڈ ولزلی اس کے مشوروں کوقدر کی نظر سے دیکھتا تھا۔(۲۱)وارن ہیسٹنگز کے دور میں کلکتہ میں انگریز اور سرکاری اہلکاروں کو فارسی زبان کی تعلیم دینے کے لیے دیسی کالج کے نام سے درس گاہ قائم کی گئی تھی۔لیکن ہندوستانی تعلیم کے حصول کے لیے سرکاری اہلکار اپنے طور پر اردو کی تعلیم حاصل کرتے پھر یہاں آتے۔کمپنی اردو اور فارسی تعلیم حاصل کرنے والوں کو الاؤنس بھی دیتی تھی۔جنوری ۱۷۹۹ میں اسی مقصد کے تحت ڈاکٹر گل کرسٹ نے سرکاری سرپرستی سے"Oriental Seminary" کے نام سے ایک درس گاہ بھی قائم کی۔فورٹ ولیم کالج کے قیام کے بعد کمپنی کے مقتدر لوگوں نے انگلستان مِیں بھی ایک ایسی درس گاہ کی ضرورت محسوس کی چنانچہ ۱۸۰۵ء میں ہیلی بری کالج کا قیام عمل میں لایا گیا جس میں ہندوستان آنے والے کمپنی کے عہدے داروں کے لیے فارسی، سنسکرت، عربی اور اردو وغیرہ کی تعلیم کا بندوبست کیا گیا۔گل کرسٹ بھی اس درس گاہ سے وابستہ رہا۔۱۸۵۷ء میں جب ہندوستان براہ راست تاج برطانیہ کے ماتحت آگیا تو کالج بھی ختم ہوگیا۔(۲۲)

مستشرقین نے اردو کی قواعد بنانے کی طرف خصوصی توجہ دی تاکہ اردو زبان سیکھنے میں آسانی ہوسکے۔ڈاکٹر غلام مصطفی لکھتے ہیں:

"مستشرقین اردو قواعد نویسی نویسی کی طرف اہل زبان سے پہلے متوجہ ہوئے تھے۔اور ان میں سے بعض نے اپنے طور پر نحو کے حصے کی عمدہ ترتیبات قائم کیں۔گل کرسٹ کے رسالے قواعد زبان اردو کو مستشرقین کی بہت سی کتب قواعد اردو پر تقدم حاصل ہے۔مگر اس میں صرف ونحو کے مباحث جدا جدا نہیں۔"(۲۳)

گلکرسٹ کے رسالہ قواعد زبان اردو کو اولیت کا درجہ حاصل نہیں کیونکہ پہلے بھی اردو زبان کی لغت اور قواعد کے حوالے کچھ کام ہوچکا تھااور اس میں زیادہ تر کام مستشرقین کا تھا۔گلکرسٹ اپنی افتاد طبع اور دلچسپی کی وجہ سے اردو زبان کی قواعد اور لغت کی جانب متوجہ ہوا۔اس حوالے سے ایک بات یہ بھی تھی کہ اس حوالے سے ابھی کام کی گنجائش تھی اور انگریزحکومت کے وسیع منصوبے کے تحت ہندوستان کی اس بولی کی قواعد اوراسے سیکھنے کے لیے اصول ضوابط بنائے جانا بہت ضروری تھا جسے ملک کے بیشتر حصوں میں بولا اور سمجھا جاتا تھا۔جو اہل ہندوستان کے ساتھ مخصوص تھی اور یہی زبان ہندوستان میں فارسی زبان کی جگہ بھی لے سکتی تھی ،اور جس نے مستقبل میں شعروادب اور فکرو تخیل کے اظہار کے لیے فارسی کی جگہ لے لی۔شاید گلکرسٹ کی دوربینی نے اس بات کو بھانپ لیا ہوگا۔گلکرسٹ کے حوالے سے ڈاکٹر انورسدید

لکھتے ہیں:

"اس نے اپنی ذاتی کوشش سے اردو زبان سیکھنا شروع کی۔طالب علمی کے دوران میں ہی اس نے اردو زبان کی قواعد اور لغت مرتب کرنے کا عہد کیا اور دن رات کی محنتِ شاقہ سے ۱۸۸۷ء میں انگریزی ہندوستانی لغت کا مسودہ مکمل کرلیا۔دوسال کے بعد گلکرسٹ کی دوسری کتاب ہندوستانی زبان کے قواعد شائع ہوئی اور اس کے بعد ضمیمہ ہندوستانی لسانیات چھپی۔ان کتابوں کی اشاعت کے بعد گلکرسٹ کو ہندوستانی زبان کے ماہر کی حیثیت حاصل ہوگئی۔"(۲۴)

گل کرسٹ کی دوسری تالیف جو ۱۲×۸ سائز کے ۳۳۸ صفحات پر پھیلی ہے ہندوستانی زبان کے قواعد کے نام سے ۱۷۹۶ء میں کلکتے کے کرانیکل پریس سے شائع ہوئی۔(۲۵)

گل کرسٹ سات سال ۱۷۸۷ء سے ۱۷۹۴ء تک اتر پردیش کے شہر غازی پور میں مقیم رہا اسی دوران میں اس کی پہلی کتاب انگریزی ہندوستانی لغت چھپ کر منظر عام پر آئی اور یہیں بیٹھ کر اس نے ہندوستانی زبان کے قواعد کا اردو لغت وقواعد کے ضمیمہ کا مسودہ تیار کیا۔(۲۶)

گلکرسٹ نے بڑی محنت اور والہانہ لگاؤ کے ساتھ ہندوستان کی زبان کے حوالے سے کام کیا اور ہندوستانی لسانیات میں تحقیق کے نئے دروازے کھولے۔اس نے اردو زبان کی گرامر اور لغت مرتب کرکے اسے ایک آسان فہم زبان بنانے کی طرف اہم قدم اٹھایا۔

ڈاکٹر جان گلکرسٹ نہ صرف اردو زبان کے ایک بڑے پرستار تھے بلکہ ایک بڑے عالم بھی تھے انھوں نے جو تصانیف چھوڑی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ وہ اس زبان پر پوری گرفت رکھتے تھے۔اس کے مسائل کو سمجھتے تھے اور اس کے لسانی پہلوؤں کا گہرا شعور ان کے ہاں موجود تھا۔لغت اور قواعد پر جو کام انھوں نے کیا ہے وہ اردو زبان کو سمجھنے کے لیے نہایت مفید اور کارآمد ہے خصوصاً ایسے لوگوں کے لیے جن کی مادری زبان اردو نہیں ہے۔(۲۷)

ڈاکٹر جان گلکرسٹ کی کتاب "ہندوستانی زبان کے قواعد" ۱۷۹۶ء میں شائع ہوئی۔اس سے قبل تقریباً گیارہ کتابیں اس حوالے سے شائع ہوچکی تھیں۔ ۱۶۳۰ء ،۱۷۰۴ئ، ۱۷۴۳ئ، ۱۷۴۴ئ، مقالۂ گلسٹن ۱۷۷۲ئ، ۱۷۷۳ئ، ۱۷۷۸ئ، قبل از ۱۷۸۵ئ،تالیف لے۔ بی۔ ڈف۱۷۹۱ئ۔(۲۸)

گلکرسٹ صاحب نے متعدد کتابیں اردو زبان میں اور اس کی لغت اور قواعد پر لکھی ہیں۔ان کی کتاب قواعد اردو سنہ ۱۸۰۹ء میں چھپ کر شائع ہوئی۔اگرچہ ان کی دوایک کتابیں جو اس سے چند سال قبل طبع ہوئی تھیں ان میں بھی اردو زبان کے قواعد کا کچھ کچھ حصہ شریک تھا۔۱۸۲۰ء میں اردو رسالہ گلکرسٹ کے نام سے ایک کتاب کلکتے میں شائع ہوئی اور اس کے کئی ایڈیشن ۱۸۳۱ئ، ۱۸۴۶ء میں کلکتے سے اور ۱۸۴۵ء آگرے میں چھپے۔(۲۹)عارف وقار گلکرسٹ کی قواعد اردو کے بارے میں لکھتے ہیں:

"اردو گرامر کی ابتدائی کتابوں میں ایک نمایاں نام جان گلکرسٹ کی قواعد زبان اردو کا ہے جو بنیادی طور پر ایسٹ انڈیا کمپنی کے انگریز ملازمین کو مقامی زبان سے آشنا کرنے کے لیے لکھی گئی تھی۔اس میں بھی اسما وافعال کا تجزیہ لاطینی ،یونانی اور انگریزی اصولوں کے مطابق کیا گیا ہے۔"(۳۰)

گلکرسٹ کی اردو قواعد کی وجہ سے اردو زبان کو سیکھنے میں لسانیاتی حوالے سے کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور ہوا۔اس نے لغت اور قواعد کی کتابیں ہی نہیں لکھیں بلکہ دوسروں کو بھی اس حوالے سے تحریک دی۔مولوی عبدالحق لکھتے ہیں:-

ڈاکٹر جان گلکرسٹ کا نام اردو کے محسنوں میں میں نہایت ممتاز ہے اور اردو زبان کا موٌرخ ان کا ذکر بغیر احسان مندی اور شکر گزاری کے نہیں کرسکتا۔انھوں نے نہ صرف زبان اور قواعد زبان اور لغت پر اعلیٰ درجے کی کتابیں لکھیں، بلکہ چند خاص اہل زبان اور لغت پر اعلیٰ درجے کی کتابیں لکھیں، بلکہ چند خاص اہل زبان حضرات کو جمع کرکے ان سے ایسی کتابیں لکھوائیں جن میں سے بعض ہمیشہ زندہ رہیں گی ڈاکٹر صاحب نے اردو کی خدمت کاکام سنہ ۱۸۸۷ء میں شروع کیا۔"(۳۱)

گلکرسٹ کا رسالہ قواعد زبان اردو دو مقالوں پر مشتمل ہے۔مقالہ اول مفردات میں کلمہ، فعل، حرف کے حوالے سے بحث کی گئی ہے جبکہ مقالہ دوم مرکبات میں مرکب غیر کلامی،کلام اور جملہ پر مشتمل ہے۔جبکہ خاتمہ چار فصلوں پر مشتمل ہے۔

۱۷۹۸ء میں گل کرسٹ نے مشرقی زبانداں(Oriental Linguisist)بھی شائع کی۔اس نے یہ کتاب اس نے ایشیاٹک سوسائٹی کے صدر سرجان شور کے نام معنون کی تھی۔جان گل کرسٹ ایک عرصہ تک ایشیاٹک ری سرچز کی ادارتی کمیٹی(Committee of Papers) کا ممبر اور سوسائٹی کا اسسٹنٹ سیکرٹری بھی رہا تھا۔مشرقی زباں داں میں ہندوستانی رسم خط استعمال نہیں کیا گیا اس کے پہلے دو باب ـــــــــ قواعد(۱۶ صفحات) اور انگریزی ہندوستانی لغت (۵۴ صفحات) میں اس کی پہلی تینوں کتابوں کا خلاصہ تھا۔اس کتاب کا چوتھا باب ہندوستانی قصے(Hindoostanee Tales) ہے ، جو اس اعتبار سے دل چسپ اور اہمیت کی حامل ہے کہ اس میں گل کرسٹ کی ہندوستانی تحریر کے ابتدائی نمونے ہم کو ملتے ہیں۔نیز اس سے یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ ہندوستانی زبان میں گل کرسٹ نے کس حد تک مہارت حاصل کرلی تھی۔(۳۲)

نقلیات کے حوالے سے تین کتابوں کے نام ملتے ہیں ایک نقلیات ہندی دوسری نقلیات لقمانی اور تیسری نقلیات۔گل کرسٹ کی تصنیف کے ذیل میں بھی محمد عتیق صدیقی نے نقلیات کا نام درج کیا ہے۔جبکہ کتاب پر مرتب میں میر بہادر علی حسینی کا نام ہے۔معلوم ہوتا ہے کہ نقلیات کا اصل مرتب میر بہادر علی حسینی ہے جس نے اردو میں نقلیات مرتب کی ہیں۔لیکن بالآخر یہ متن رومن اور دیو ناگری رسم الخط میں بھی شائع ہوا۔اور بعد میں تینوں متن یک جا کرکے چھاپ دیے گئے۔رومن متن کے ساتھ اختتامیہ گل کرسٹ کا لکھا ہوا ہے۔لہٰذا اسے گل کرسٹ کی تالیف سمجھا جائے گا۔

نقلیات کے مرتب کرنے کا مقصد نووارد انگریز افسروں کو ہندوستان کی عام اور ہردلعزیز زبان سے واقف کرنا ہے۔اس مقصد میں املا اور تلفظ سکھانے کی اہمیت مسلم ہونے کے باوجود محض فروعی اور ثانوی ہے۔یہی وجہ ہے کہ تلفظ اور املا کے پہلو سے ہٹ کر جب ہم "نقلیات" کا تجزیہ زبان وبیان کے نقطۂ نظر سے کرتے ہیں تو بہت سی باتیں سامنے آتی ہیں۔ان میں سب سے پہلی بات یہ ہے کہ ان نقلوں میں عام طور سے جو زبان استعمال کی گئی ہے اس میں غیر مانوس اور خصوصیت سے متروک الفاظ اور محاورے استعمال کرنے سے گریز کیا گیا ہے اور زبان کو بامحاورہ ٹکسالی اور روز مرہ کے زیادہ سے زیادہ قریب رکھنے کی کوشش کی گئی ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس مجموعے کی ۱۰۸ نقلوں میں سے

۲۳ ایسی ہیں جن کی زبان کو دیکھ کر یہ خیال نہیں پیدا ہوتا کہ یہ حکایتیں اب سے ڈیڑھ صدی پہلے کی لکھی ہوئی ہیں۔ان نقلوں کی زبان وبیان کی عام شستگی اور صفائی سے قطع نظر لفظوں کی دروبست ،جملوں کی ساخت اور ترتیب میں کہیں کسی طرح کا الجھاؤ نہیں ،اس لیے جو بات کہی گئی ہے وہ فوراً ذہن نشین بھی ہوجاتی ہے اور طبیعت میں انبساط کی کیفیت بھی پیدا کرتی ہے ،جو بات کہنے اور بار سننے والے کی ہم زبانی سے پیدا ہوتی ہے۔(۳۳)

گلکرسٹ کی تصانیف میں انگریزی ہندوستانی لغت کا پہلا حصہ ۱۷۸۶ء اور دوسرا ۱۷۹۰ء میں شائع ہوا۔بعد میں اس کا یکجا ایڈیشن ایڈنبرا سے ۱۸۱۰ء میں شائع ہوا۔دوسری تالیف ''ہندوستانی زبان کے قواعد''۱۷۹۶ء میں کرانیکل پریس سے شائع ہوئی۔تیسری کتاب لغت اور قواعد کا ضمیمہ ۱۷۹۸ء میں شائع ہوا۔اس کتاب میں گلکرسٹ نے ہندوستان میں اپنے قیام کے حالات بھی رقم کیے ہیں۔ڈاکٹر نذیر آزاد لکھتے ہیں:

اس لغت کی تالیف میں گل کرسٹ نے کس قدر محنت کی ہے اس کا اندازہ انگریزی الفاظ کے مترادفات (Equivalents)سے ہوتا ہے۔مثلاً لفظHonour کے ۳۶ مترادفات،abodeکے ۱۴،Matterکے ۲۹ اورProvision کے ۱۶ مترادفات دیے گئے ہیں ،جن میں سے بعض مترادفات ہندی، سنسکرت، فارسی اور عربی زبانوں کے ہیں۔لیکن مترادفات کی یہ کثرت اس لغت کی سب سے بڑی ناکامی ہے۔''(۳۴)

ڈاکٹر جان گلکرسٹ اور ان کی تصانیف کے بارے میں متضاد آراء پائی جاتی ہیں۔بعض لوگ ان کو اردو زبان کا محسن اور پرستار سمجھتے ہیں۔ان کے ذمے سرکار کی جانب سے یہ کام تھا کہ وہ ہندوستان آنے والے انگریزوں کو یہاں بولی اور لکھی جانے والی زبانوں سے روشناس کرائے۔بعض لوگ انھیں موردِ الزام ٹھہراتے ہیں کہ ہندی کو اردو کے مقابل لانے ، اردو ہندی نزاع ، اور انگریزوں اور ہندوستانیوں میں فاصلہ پیدا کرنے میں سب سے بڑا ہاتھ گلکرسٹ ہی کا ہے۔ڈاکٹر نذیر آزاد لکھتے ہیں:

''اس لغت کا ایک کمزور ترین پہلو وہ متعصبانہ طرز فکر ہے جس کی وجہ سے انگریزوں اور ہندوستانیوں کو دو مختلف خانوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور نتیجے کے طور پر انگریزوں کو ہندوستانیوں سے محتاط رہنے کی تلقین کی گئی ہے۔ان تمام خامیوں اور کوتاہیوں کے باوجود یہ کہا جاسکتا ہے کہ گل کرسٹ نے اردو لغت میں ایک نئے باب کا اضافہ کیا۔''(۳۵)

چوتھی کتاب مشرقی زبان دان ۱۷۹۸ء میں شائع ہوئی۔اس کتاب میں اردو اور فارسی کی کئی غزلوں کی دھنیں انگریزی دھنوں کے سانچے میں ڈھالی گئی ہیں۔دیگر کتب درج ذیل ہیں:

۴۔ہندوستانی زبان پر مختصر مقدمہ(The Anti-Jargonist)کلکتہ۔۱۸۰۰ء

۵۔نو ایجاد یعنی نقشہ افعالِ فارسی مع مصدرات آن ومترادفاتِ ہندوستانی، [۴-۱۸۰۱ئ]

(A New theory of the Prospects of Persian Verbs)

۶۔ہندی کی آسان مشقیں [کلکتہ ۱۸۰۱ئ]

Hindee Exercises for the First and Second Examination in Hindustanee, at the college of Fort William, Calcutta.

۷۔ معلم ہندوستانی۔کلکتہ۔پہلی بار ۱۸۰۲ئ،دوسری بار ۱۸۰۸ئ۔تیسری بار ۱۸۲۰ء

The Strangers East India Guide to the Hindustaneem, orthe Grand Popular Language of India.

۸۔ بیاضِ ہندی، دو جلدیں کلکتہ ۱۸۰۲ئ،۱۸۰۳ئ۔

TheHindee Manual or casket of India.

۹۔ عملی خاکے۔کلکتہ ۱۸۰۲ئ.

Practical Outlines or a sketch of Hindutanee Orthoepy in Roman Characters.

۱۰۔اتالیق ہندی۔کلکتہ۔۱۸۰۳ئ۔

Hindee Moral Precepter and Persian Scholar's Shortest Road to Hindustanee Language, or Vice Versa.

۱۱۔ہندی الفاظ کی قرات۔کلکتہ۔۱۸۰۴ئ۔ The Hindee Roman Orthoepical Ultimatum.

۱۲۔ہندی عربی آئینہ۔کلکتہ۔۱۸۰۲ئ۔Hindee-Arabic Mirror

۱۳۔مکالمات انگریزی وہندوستانی۔۱۸۲۰ئ۔Dialogue, English & Hindee

۱۴۔مشرقی قصے۔کلکتہ۔۱۸۰۳ئ۔The Oriental Fabulist

۱۵۔ہندی داستان گو۔کلکتہ۔۱۸۰۲ئ۔۱۸۰۳ئ۔The Hindee Story Teller

۱۶۔The General East India Guide Vade Mecumکلکتہ۔۱۸۲۵ء

۱۷۔رہنمائے اردو،کلکتہ۔۱۸۰۲ء

18. The Hindustanee Directory or Students Introductor to the Hindustanee Language, Calcutta, 1802.

۱۹۔ قاعدہ ہندی ریختہ عرف رسالہ گلکرسٹ۔کلکتہ۔۱۸۲۰ء

۲۰۔(The British India Monitor, 1806, 1808.)۳۶

ڈاکٹر جان گلکرسٹ نے اردو زبان کی ساخت وپرداخت اور اس کی لسانی تشکیل میں بنیادی کردار ادا کیا۔اس کی وجہ سے انگریزوں کو اردو سے دلچسپی پیدا ہوئی اور ان کے دل میں یہ خیال آیا کہ ہمیں برصغیر کی عوام کے قریب آنے اور ان کے مسائل کو سمجھنے کے لیے ان کی زبان کا سیکھنا ضروری ہے۔اسی مقصد کے پیش نظر فورٹ ولیم کالج میں برصغیر کی مقامی زبانوں کی تدریس کا اہتمام کیا گیا۔گل کرسٹ کی وجہ سے ہندوستانی زبانوں کو فروغ تو حاصل ہوا مگر یہ بات بھی حقیقت ہے کہ گل کرسٹ کی وجہ ہی سے برصغیر میں زبان دو دھاروں میں تقسیم ہوئی ایک سنسکرت آمیز ہندی جس میں فارسی عربی الفاظ وتراکیب شامل نہیں تھیں اور دوسری ہندوستانی کا وہ روپ جو کہ مسلمانوں کے ساتھ مختص تھا۔جس میں سنسکرت کے بجائے عربی فارسی الفاظ وتراکیب سے ماخوذ تھی۔اس کے بعد یہ دو زبانیں روز افزوں ایک دوسرے سے دور ہوتی چلی گئیں۔عتیق صدیقی لکھتے ہیں:

”ہندی کے اکثر مورخین کا خیال ہے کہ ہندی کے مقابلے میں گل کرسٹ نے اردو کی جانب داری کی تھی، اردو اور ہندی دونوں کے

اکثر محققین کو یہ غلط فہمی بھی ہے کہ گل کرسٹ کی لسانی حکمتِ عملی ہی نے اردو ہندی کا جھگڑا کھڑا کیا۔لیکن ان تمام بدگمانیوں کے باوجود ہندی ادب کے مورخین نے عموماً اور اردو ادب کے مورخین نے خصوصاً گل کرسٹ کی خدمات کے اعتراف میں بخل سے کام نہیں لیا۔"(۳۷(

جب للو جی لال فورٹ ولیم کالج(کلکتہ) میں بیٹھ کر اردو میں سے عربی فارسی کے الفاظ کو خارج کر کے مذہبی مقاصد کے پیش نظر فرقہ ورانہ بنیادوں پر ایک نئ زبان قائم کر رہے تھے تو وہ درحقیقت گل کرسٹ کی اردو مخالف ذہنیت اور آقایانِ مغرب کی فتنہ سامانی کا آلہ کار بن رہے تھے۔اردو مخالف رجحانات کی داغ بیل گویا یہیں سے پڑتی ہے اور ہندی اردو کشمکش کا سلسلہ بھی یہیں سے شروع ہوتا ہے۔(۳۸)پروفیسر مرزا خلیل احمد بیگ لکھتے ہیں:

"زمانہ حال کی ہندی میں میں کھڑی بولی کے نثری نمونے انیسویں صدی سے پہلے ناپید ہیں۔اس زبان میں یہ سلسلہ فورٹ ولیم کالج کے قیام کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور یہاں کی لکھی ہوئی للو لال جی کی "پریم ساگر" زمانۂ حال کی کھڑی بولی ہندی کی پہلی کتاب قرار پاتی ہے۔"(۳۹)

اس میں کوئی شک نہیں کہ گل کرسٹ نے اردو زبان وادب کی بے بہا خدمات سرانجام دی ہیں ،لیکن ایک زبان کو دوزبانوں میں تقسیم کرنے کا محرک بھی وہی تھا اور اسی کے ترغیب دلانے پر فورٹ ولیم کالج کے احاطے میں ایک نئ زبان 'کھڑی بولی ہندی' کی بنیاد رکھی گئی۔پھر کچھ عرصے کے بعد للو جی لال اور فورٹ ولیم کالج کے ایک اور منشی سدل مشر کی اتباع میں فورٹ ولیم کالج کے احاطے کے باہر بھی کچھ ہندو اردو(یا دوسرے لفظوں میں کھڑی بولی) کو ناگری یا دیوناگری رسمِ خط میں لکھنے کا تجربہ کرنے لگے اور عربی فارسی الفاظ کی جگہ سنسکرت کے الفاظ استعمال کرنے لگے۔سنیتی کمار چٹر جی نے ایسی زبان کو "سنسکرتی ہندی" کا نام دیا ہے۔"(۴۰)بعد میں یہی سنسکرتی ہندی اردو کے مقابلے میں ایک زبان کے طور پر پیش کی گئی۔

گل کرسٹ نے قواعد اردو بھی اس لیے لکھی تھی کہ وہ اس مد میں سرکار سے پیسے حاصل کرنا چاہتا تھا۔

گل کرسٹ پر بہت سے الزامات ہیں ایک یہ بھی ہے کہ گل کرسٹ نے اپنی لغت میں جنرل کرک پیٹرک کی لغت سے فائدہ اٹھایا معمولی ردوبدل کے ساتھ اپنے نام سے لغت تیار کرلی۔گل کرسٹ کے دیگر کارناموں پر بات کرتے ہوئے ڈاکٹر ستیہ پال آنند لکھتے ہیں:

" (گل کرسٹ) جن کے بارے میں پنڈتوں مولیوں نے میجر طامس رچرڈسن،سپرنٹنڈنٹ اینڈ کمانڈٹ آف دی ملٹری اکیڈمی کو معلومات فراہم کیں کہ ان کے تحریر کردہ مواد کو معمولی ردوبدل کے ساتھ گل کرسٹ نے اپنے نام سے اپنے مسودوں میں شامل کردیاہے۔"(۴۱)

فورٹ ولیم کالج سے کئی منشی، پنڈت اور مولوی بھی منسلک تھے جن سے زبان کے ضمن میں کئی کام لیے جاتے تھے۔انھی میں سے کچھ لوگوں نے شکایات اوپر تک پہنچائی۔گل کرسٹ کے حوالے سے منشیوں اور مصنفین کی ان شکایات کی وجہ سے کئی کتابیں جو ان کے نام سے شائع ہوئیں انکے مصنف کے بارے میں میں شک وشبہ پیدا ہونا ایک ضروری امر ہے۔ستیہ پال آنند کے بقول :

"شکایات جو رچرڈسن کے پاس پہنچیں وہ ان بیس کے لگ بھگ جز وقتی مولویں اور قصہ نویس وقصہ گو پنڈتوں میں سے تین نے کی

تھیں۔ایک قصہ گو پنڈت جس کے فرائض میں کمپنی کے سپاہیوں کو ان کے خیموں میں جاکر ہندوستانی قصص سنانا شامل تھا۔یہ لکھا تھا کہ گل کرسٹ نے اس تحریر کردہ مسودے کو "تصنیفات ہندی" میں اپنے نام سے شامل کردیا ہے۔گل کرسٹ پر یہ الزام بھی عائد ہوا کہ اس کی تالیفThe Moral Precepter اس کی اپنی نہیں ہے۔بلکہ مظہر علی خان ولا کو روپے فراہم کرکے لکھوائی گئی ہے۔۱۸۰۴ء میں گل کرسٹ خرابیٔ صحت کی بنا پر مستعفی ہوکر واپس چلا گیا۔انگلستان پہنچ کر اس نے کوئی تالیف کاکام کیا یا نہیں اس کا کوئی سراغ نہیں ملتا۔"(۴۲(

وہ جب تک ہندوستان میں رہا اس نے لکھنے لکھانے اور مختلف کتابوں کی اشاعت پر توجہ دی۔برصغیر میں زبان کے حوالے سے گل کرسٹ کا کردار تحرک ، سرگرمی اور فعالیت کی علامت تھا۔

جہاں تک اردو زبان کی لسانیاتی تشکیل کا تعلق ہے تو بلا مبالغہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ جان گل کرسٹ نے اس حوالے سے جان دار کردار ادا کیا ہے۔یہ بات الگ ہے کہ للو لال کوی کو ایک نئی زبان کی تشکیل کا فریضہ سونپ کر ہندی میں سے فارسی کے الفاظ نکال کر برصغیر میں ایک نیا لسانی منظر نامہ تشکیل دیا جس نے اس خطے کی لسانی وسیاسی صورت حال کو بڑی حد متاثر کیا۔اس کے بعد برصغیر کے لوگ ایک قوم کی شکل میں کبھی اکٹھے نہیں ہو پائے۔نہ صرف یہ کہ اکٹھے نہ ہوپائے بلکہ جغرافیائی حوالے سے بھی بنیادی تبدیلیاں وقوع پذیر ہوئیں۔صورت حال جو بھی رہی ہو مگر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جان گل کرسٹ کی زبان کے حوالے سے خدمات کی وجہ سے اردوکو ایک ترقی یافتہ اور مؤثر زبان کے حوالے سے لسانی اعتبار واستناد حاصل ہوا۔

جان گلکرسٹ ہندوستانی یعنی اردو کو پورے ہندوستان میں رابطے کی زبان سمجھتے تھے اور اسے اہل ہندوستان کی ترجمان خیال کرتے تھے اسی لیے انھوں نے اردو زبان کی ترقی اور فروغ کے لیے کام کیا۔گلکرسٹ نے اپنی قابلیت ،ذہانت اور لسانی اہلیت کی وجہ سے اس زبان کو قواعد اور لغت کی مدد سے غیرملکیوں کے لیے سمجھنا آسان بنادیا۔اس نے اردو زبان کی تحصیل میں سہولتیں پیدا کیں اور کمپنی کے ملازمین کو فارسی اور ہندوستانی سیکھنے کی طرف مائل کیا۔یہ گلکرسٹ کی وہ خدمات تھیں جنھیں اس وقت تک یاد رکھاجائے جب تک کہ اردو زبان قائم ودائم ہے۔

حوالہ جات

۱۔ رضیہ نور محمد ؛ڈاکٹر، دیباچہ مشمولہ اردو زبان اور ادب میں مستشرقین کی علمی خدمات کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ، لاہور،مکتبہ خیابان ادب لاہور، ۱۹۸۵ئ،ص۷۔۹
۲۔ خلیل احمد بیگ مرزا؛ ڈاکٹر، اردو میں لسانی تحقیق ،نقوش لاہور،سالنامہ شمارہ ۱۴۲ ،ص۱۰۵
۳۔ عطش درانی، اردو زبان اور یورپی اہل قلم ، سنگ میل پبلیکیشنز لاہور ،س ن،ص۱۹
۴۔ افکارکراچی'برطانیہ میں اردو ایڈیشن' اپریل ۱۹۸۱ء شمارہ ۱۳۳ ،ص۱۵۹
۵۔ رضیہ نور محمد ؛ڈاکٹر، اردو زبان اور ادب میں مستشرقین کی علمی خدمات کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ،لاہور،مکتبہ خیابان ادب ، ۱۹۸۵ء ،ص۹
۶۔ شفقت رضوی،مستشرقین کی اردو خدمات مشمولہ افکارکراچی'برطانیہ میں اردو ایڈیشن' اپریل ۱۹۸۱ء شمارہ۱۳۳ ،ص۲۴۱

۷۔ محمد عتیق صدیقی، گل کرسٹ اور اس کا عہد ،علی گڑھ ،انجمن ترقی اردو ہند،۱۹۶۰ئ، ص۶۷
۸۔ عبدالحق ؛مولوی، مقدمہ قواعد اردو
۹۔ ابواللیث صدیقی ؛ڈاکٹر، جامع القواعد حصہ صرف،لاہور، اردو سائنس بورڈ، ۲۰۰۴ء ص۱۴۵،۱۴۶
۱۰۔ عبدالحق مولوی ، " اردو نثر کے ارتقاء میں انگریزوں کا حصہ"،افکارکراچی' 'برطانیہ میں اردو ایڈیشن" اپریل ۱۹۸۱ء شمارہ۱۳۳ ، ص۲۰،۲۱)
۱۱۔ محمد عتیق صدیقی، گل کرسٹ اور اس کا عہد ،علی گڑھ ،انجمن ترقی اردو ہند،۱۹۶۰ئ، ص۴۳
۱۲۔ شانتی رنجن بھٹاچاریہ، بنگال کے انگریز اردو مصنفین، مشمولہ افکارکراچی' 'برطانیہ میں اردو ایڈیشن' 'اپریل ۱۹۸۱ء شمارہ۱۳۳ ،ص۱۹۲
۱۳۔ محمد عتیق صدیقی، گل کرسٹ اور اس کا عہد ،علی گڑھ ،انجمن ترقی اردو ہند،۱۹۶۰ئ، ص۴۷
۱۴۔ رضیہ نور محمد؛ڈاکٹر مس،اردو زبان وادب میں مستشرقین کی علمی خدمات کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ، لاہور مکتبہ خیابان ادب،۱۹۸۵ئ،ص۷۱
۱۵۔ ابواللیث صدیقی ؛ڈاکٹر،جامع القواعد، اردو سائنس بورڈ ،لاہور ،۲۰۰۴ئ، ص۱۴۶
۱۶۔مقدمہ از رشید حسن خان(مرتب)،باغ وبہار از میر امن دہلوی ،مشمولہ نقوش لاہور ۱۹۹۲ئ،ص۱۳
۱۷۔ حشمت جہاں ناز، اردو نثر نگاری ،یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور، س ن، ص۱۷
۱۸۔ شہناز انجم،ادبی نثر کا ارتقاء دہلی، مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، ۱۹۸۵ئ،ص۹
۱۹۔ عبدالحق ؛مولوی، " اردو نثر کے ارتقاء میں انگریزوں کا حصہ"، مشمولہ افکارکراچی' 'برطانیہ میں اردو ایڈیشن' 'اپریل ۱۹۸۱ء شمارہ۱۳۳ ص۱۹
۲۰۔ شہناز انجم؛ڈاکٹر،ادبی نثر کا ارتقا،لاہور، پراگریسو بکس،۱۹۸۹ئ،ص۱۳۰
۲۱۔ سلیم اختر؛ڈاکٹر، اردو ادب کی مختصر ترین تاریخ،لاہور ،سنگ میل ، طبع ثالث،۱۹۷۴ئ، ص۱۲۰
۲۲۔ سلیم اختر؛ڈاکٹر، اردو ادب کی مختصر ترین تاریخ،لاہور ،سنگ میل پبلیکیشنز، انتیسواں ایڈیشن،۲۰۰۹ئ، ص۲۵۰
۲۳۔ غلام مصطفیٰ خان؛ ڈاکٹر، جامع القواعدحصہ نحو، لاہور،اردو سائنس بورڈ، ۲۰۰۳ئ، ص۸۱
۲۴۔ محمد عتیق صدیقی، گل کرسٹ اور اس کا عہد ،علی گڑھ ،انجمن ترقی اردو ہند،۱۹۶۰ئ، ص۹۴
۲۵۔ انور سدید؛ڈاکٹر،اردو ادب کی تحریکیں ،۲۰۰۴ئ، انجمن ترقی اردو کراچی، اشاعت پنجم،ص۲۴۱
۲۶۔ محمد عتیق صدیقی، گل کرسٹ اور اس کا عہد ،علی گڑھ ،انجمن ترقی اردو ہند،۱۹۶۰ئ، ص۴۰
۲۷۔ عبادت بریلوی؛ڈاکٹر، انگلستان اور اردو تعلیم وتحقیق مشمولہ افکار کراچی،برطانیہ میں اردو نمبر،،ص۱۹۷
۲۸۔ خلیل الرحمٰن داؤدی،مقدمہ قواعد زبان اردو ،ص۱۲
۲۹۔ عبدالحق ؛مولوی، قواعد اردو،ص۲۲

۳۰۔ عارف وقار، نئی اردو گرامر کی ضرورت، مشمولہ اخبار اردو اسلام آباد، فروری ۲۰۰۸ئ، ص۴۰
۳۱۔ عبدالحق 'مولوی، قواعد اردو،لاہور اکیڈمی ،لاہورئ،۱۹۵۸ء ،ص۲۱
۳۲۔ گل کرسٹ اور اس کا عہد،ص۱۰۲
۳۳۔ پروفیسر وقار عظیم (مرتب)،نقلیات ہندی، مجلس ترقی ادب لاہور،ص۱۸
۳۴۔ نذیر آزاد'ڈاکٹر، اردو لغت نگاری۔مستشرقین کا حصہ، مشمولہ اخبار اردو ، اسلام آباد،جولائی ۱۹۹۹ئ،ص۲۱
۳۵۔ ایضاً
۳۶۔ ممتاز منگلوری'ڈاکٹر،فورٹ ولیم کالج، مشمولہ تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان وہند،لاہور، پنجاب یونیورسٹی ،جلد سوم ،۲۰۱۰ئ، طبع دوم،ص۵۱،۵۲
۳۷۔ گل کرسٹ اور اس کا عہد،ص۲۷،۲۸
۳۸۔ خلیل احمد بیگ مرزا'پروفیسر،فورٹ ولیم کالج اور اردو، ہندی، ہندوستانی ، مشمولہ اخبار اردو اسلام آباد،جون ۲۰۰۷ء ص۲۱،۲۲
۳۹۔ خلیل احمد بیگ'پروفیسر مرزا، اردو زبان کا تاریخی تناظر،مشمولہ اخبار اردو جولائی ۲۰۰۶ئ،ص۱۳
۴۰۔ خلیل احمد بیگ مرزا'پروفیسر،فورٹ ولیم کالج اور اردو، ہندی، ہندوستانی ، مشمولہ اخبار اردو اسلام آباد،جون ۲۰۰۷ء ص۲۲
۴۱۔ ستیہ پال آنند'ڈاکٹر،فورٹ ولیم کالج اور ابتدائی ڈکشنریاں،اخبار اردو جنوری ۲۰۰۷ئ،ص۴۶
۴۲۔ ایضاً